بسم اللہ الرحمن الرحیم

مزدلفہ میں کتنی دیر قیام کرنا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مزدلفہ میں کتنی دیر قیام کرنا ضروری ہے؟

جواب

وقوفِ مزدلفہ واجب ہے اور اس وجوب کا اصل وقت صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہے، اس دوران اگر کوئی حاجی ایک لمحہ کے لئے بھی مزدلفہ میں ٹھہر جائے، تو اس کا واجب ادا ہو جائے گا، البتہ مزدلفہ میں رات گزارنا، سنتِ مؤکدہ ہے۔

وقوفِ مزدلفہ کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو، تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو، کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے۔" (القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت 198)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت صراط الجنان فی تفسیر القرآن میں ہے: "مشعر حرام مُزدلفہ میں وہ جگہ ہے جہاں امامِ حج وقوفِ مزدلفہ کرتا ہے۔ مزدلفہ میں واقع وادی مُحَسِّر کے سوا تمام مزدلفہ وقوف کا مقام ہے۔ مزدلفہ میں رات گزارنا سنت ہے اور فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر طلوعِ آفتاب کے دوران کم از کم ایک لمحے کیلئے وہاں ٹھہرنا واجب ہے۔ بغیر عذر وقوفِ مزدلفہ ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے۔" (صراط الجنان، جلد 1، صفحہ 316، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(ثم وقف) بمزدلفة، ووقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس، ولو مارا كما في عرفة" ترجمہ: پھر حاجی مزدلفہ میں وقوف کرے گا اور اس کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے، اگرچہ آدمی وہاں سے گزرتا ہوا ہی اسے پائے جیسا کہ وقوفِ عرفہ میں ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے: "هذا الوقوف واجب عندنا لا سنة، والبيتوتة بمزدلفة سنة مؤكدة إلى الفجر لا واجبة" ترجمہ: ہمارے نزدیک مزدلفہ میں وقوف واجب ہے، سنت نہیں، جبکہ مزدلفہ میں فجر تک رات گزارنا، سنتِ مؤکدہ ہے، واجب نہیں۔ (تنویر الابصار و در مختار مع ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 604، مطبوعہ کوئٹہ)

یہی مفہوم بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 136، مطبوعہ بیروت میں بھی بیان ہوا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اُجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہوگیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہوگیا اور وقوفِ عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔ طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اُس پر دَم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ ازدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اُس پر کچھ نہیں۔ نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو بُرا کیا مگر اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔" (بہار شریعت، حصہ 6، جلد 1، صفحہ 1135، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-058

تاریخ اجراء: 28 ربیع الاول 1448ھ/11 ستمبر 2026ء